الدولۃ المکیہ میں ریاضیاتی دلائل

از

پروفیسر محمد ابرار حسین (راولپنڈی)

○

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الاراء تصنیف **"الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ"** علم غیب، اس کی حقیقت اور ماہیت سے متعلق ہے۔ اس کی وجہ تصنیف کے بارے میں آپ رقم طراز ہیں :

"اس اثناء میں کہ میں مکہ معظمہ میں مقیم تھا میرے پاس علم سرور عالم علیہ وآلہ وصحبہ افضل الصلوۃ والسلام کے بارے میں بعض ہندیوں کی طرف سے پیر کے دن عصر کے وقت پچیس ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو (ان کی ہجرت سے جنہوں نے حجت تمام فرمائی اور راہ حق روشن کر دی ان پر سب سے کامل تر درودیں اور سب سے افضل تر سلام) ایک سوال آیا اور میرے گمان میں ان بعض وہابیہ کا اٹھایا ہوا ہے جنہوں نے دل کھول کر اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہندوستان میں اسکی کتابیں شائع کیں .... اور انھوں نے جانا کہ میں مکہ معظمہ میں اپنی کتابوں سے جدا ہوں اور بیت اللہ کی زیارت میں مشغول اور اپنے مولیٰ و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر کی جانے کی ٹھانی ہے تو انہوں نے یہ سوال اٹھایا اس طمع پر کہ یہ جلدی اور اس دھیان میں دل کا لگا ہونا اور کتابیں پاس نہ ہونا مجھے اظہار جواب سے روک دے گا۔ تو اس میں ان کو عید اور خوشی ہو جائے گی اور وہ مصیبت جو ان پر پڑی اس کا

www.AlahazratNetwork.org

ایک طرح کا بدلہ ہو جائے گا کہ میں بھی ایک بار چپ رہا جیسا کہ یں نے ان کے بڑوں کو ہزار بار چپ کردیا اور نہ جانا کہ یہ دین متین امان میں ہے اور جو کوئی اس کی مدد کرے منصور و محفوظ ہے......"

(الدولتہ ا لمکیہ.....(اردو ترجمہ) ص ۱۶۷--۱۷۱' مطبوعہ کراچی)

اس وقت آپ نہ صرف عبادات میں مشغول تھے بلکہ شدید بخار میں مبتلا تھے۔ اسی حالت میں آپ نے اپنے صاحبزادے کو اس نادر تصنیف کا متن تحریر کرایا۔ تصنیف کے آخر میں فرماتے ہیں :

"......الحمد للہ جواب پورا ہوا اور صواب کھل گیا اور جب کہ یہ جلد لکھا ہوا ایک رسالہ کی صورت میں نکلا تو مناسب ہے کہ اس کا نام "**الدولہ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ**" رکھوں تا کہ یہ نام بھی ہو اور مقصود تالیف اور مکان تصنیف کا اشعار و اعلام بھی ہو اور ابجد کے حساب سے سال تالیف کی علامت اور نشانی بھی ہو۔

الحمد للہ بندۂ ضعیف نے پہلا حصہ پہلے دن سات گھنٹے میں پورا کر دیا تھا۔ پھر اس میں فائدے کے لئے نظر ششم بڑھائی اور آج با وصف کثرت اشغال کے دوسرا حصہ بعد ظہر کے لکھا اور اسے ایک گھنٹے سے کچھ زائد میں تمام کر دیا اور بحمد اللہ ۲۷ ذی الحجہ روز چہار شنبہ کو عصر سے پہلے پورا ہو گیا"۔

(**الدولہ المکیہ**.. (اردو ترجمہ) ص-۴۵۵-۴۵۶' مطبوعہ کراچی)

یہ رسالہ شریف مکہ کے دربار میں علمائے حرمین شریفین کے سامنے پڑھا گیا۔ شریف مکہ اور علمائے کرام نے اسے سراہا اور آپ کو تحسین دی۔ وہ لوگ جنھوں نے الزام تراشی کی تھی وہاں سے بھاگ گئے۔

یہ رسالہ عربی زبان میں ہے اور اس کا اردو ترجمہ حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ نے کیا ہے۔

امام احمد رضا کی بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ بیشتر مسائل کو شرعی اور عقلی دلائل سے حل فرماتے ہیں۔ عقلی استدلال میں امام احمد رضا نے علوم ریاضی کا بڑے موثر انداز میں استعمال کیا ہے۔ اس کی جھلک زیر نظر رسالہ میں اور خصوصا اس کے ابتدائی حصہ میں بڑی

www.AlahazratNetwork.org

نمایاں نظر آتی ہے۔ اس مضمون میں ہم اسی کا ایک مختصر جائزہ پیش کریں گے۔

علم الٰہی اور علم عباد میں فرق ظاہر کرنے کے لئے آپ نے بڑی وضاحت سے اور عام فہم انداز میں مختلف اعتبار سے علم کی تقسیم پیش کی۔

علم کی ایک تقسیم اس کے مصدر کے لحاظ سے ہے یعنی جہاں سے وہ صادر ہوا دوسری تقسیم اس کے متعلق کے لحاظ سے یعنی جس سے وہ متعلق ہوا۔

ایک تقسیم اس اعتبار سے ہے کہ اس کا تعلق کس طرح ہوا۔

علم یا تو ذاتی ہے جب کہ "نفس ذات عالم سے صادر ہو اس کے غیر کو اس میں کچھ دخل نہ ہو نہ یوں کہ غیر کی عطا سے ہو نہ یوں کہ غیر اس میں کسی طرح سبب پڑے یا عطائی ہے جب کہ غیر کی عطاء سے ہو۔ علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اس کے غیر کے لئے محال۔ جب کے علم عطائی اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ خاص ہے اللہ کے لئے ممکن نہیں۔"

(ایضا ص۔۱۷۹)

علم کی مزید دو اقسام اس طرح ہیں۔ ایک مطلق العلم جس کا ثابت کرنا کسی ایک فرد کا ثبوت چاہتا ہے اور نفی کل افراد کی نفی بتاتا ہے۔ قضیہ موجبہ یہاں موجبہ جزئیہ ہے کہ موجبہ کلیہ کو عام ہے اور قضیہ سالبہ سالبہ کلیہ ہے۔ دوسرا علم مطلق ہے جس کا ثبوت نہیں ہوتا جب تک جملہ افراد نہ موجود ہوں اور صرف کسی ایک فرد کی نفی سے منتفی ہو جاتا ہے۔ تو موجبہ یہاں کلیہ ہو گا اور سالبہ جزئیہ۔ مطلق العلم اور علم مطلق میں ہر دو کی مزید دو اقسام ہیں۔ ایک اجمالی اور دوسری تفصیلی کہ جس میں ہر معلوم جدا اور ہر مفہوم دوسرے سے ممتاز ہو۔ ان چار اقسام میں علم مطلق تفصیلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔(ملخص ایضا ص۔۱۸۱)

اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں مزید وضاحت اس طرح فرمائی۔

"ہمارا رب تبارک و تعالیٰ اپنی ذات کریم اور اپنی غیر متناہی صفتوں اور ان سب حادثوں کو کہ موجود ہوئے اور ان کو جو ابد کے ابد تک موجود ہوتے رہیں گے اور تمام ممکنات کو جو نہ کبھی موجود ہوئے اور نہ کبھی موجود ہوں بلکہ تمام محالات کو بھی' ان سب کو جانتا ہے تو تمام مفہومات میں سے کوئی چیز علم الٰہی سے باہر نہیں۔ ان سب کو پوری تفصیل کے ساتھ جانتا

www.AlahazratNetwork.org

ہے۔ ازل سے ابد تک اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات غیر متناہی اور اس کی صفتیں غیر متناہی اور ان میں ہر صفت غیر متناہی اور عدد کے سلسلے غیر متناہی ہیں اور ایسے ہی ابد کے دن اور اس کی گھڑیاں اور اس کی آنیں اور جنت کی نعمتوں سے ہر نعمت اور جہنم کے عذابوں سے ہر عذاب اور جنتیوں اور دوزخیوں کی سانسیں اور ان کی پلک جھپکنا اور ان کی جنبشیں اور ان کے سوا اور چیزیں یہ سب غیر متناہی ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کو ازل و ابد میں پوری تفصیلی احاطہ کے ساتھ معلوم ہیں تو اللہ تعالیٰ کے علم میں غیر متناہی کے سلسلے غیر متناہی بار ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر ہر ذرہ میں غیر متناہی علم ہیں۔ اس لئے ہر ذرہ کو ہر ذرہ سے جو ہو گذرا یا آئندہ ہو گا یا ممکن ہے کہ ہو کوئی نہ کوئی نسبت قرب و بعد و جہت میں ہوگی جو زمانوں میں بدلے گی ان مکانوں کے بدلنے سے جو واقع ہوئے یا ممکن ہے روز اول سے زمانہ نا محدود تک اور یہ سب اللہ عزوجل کو بالفعل معلوم ہیں تو مولیٰ تعالیٰ کا علم غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہے گویا وہ اہل حساب کی اصطلاح پر غیر متناہی کی تیسری قوت ہے جسے مکعب (یا کعب) کہتے ہیں"۔

(ایضاً ص-۱۸۷)

اللہ تعالیٰ کے علوم کو صفات کو ریاضی کی زبان میں جس خوبی کے ساتھ اور لطیف انداز میں بیان کیا ہے اس سے امام احمد رضا کی علوم ریاضی پر دسترس کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ غیر متناہی (infinite) کا تصور ریاضی میں کافی اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں ہم اسے سیٹ (Set) سے منسلک کرکے ان دلائل کی تشریح کریں گے جو امام احمد رضا نے علم الٰہی اور علم مخلوق کے بارے میں دیئے۔ سیٹ کا نظریہ امام احمد رضا کے دور میں متعارف نہیں ہوا تھا۔ اس کی ترویج جنگ عظیم دوم کے بعد پہلے علوم ریاضی میں اور پھر دیگر علوم میں ہوئی۔

سیٹ سے متعلق چند ایسے تصورات کی وضاحت ضروری ہے جو اس مضمون میں آگے استعمال ہوں گے۔ ہم ریاضی کی اصطلاحات سے حتی الامکان گریز کرتے ہوئے عام فہم زبان میں انہیں پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔

سیٹ کی اصطلاح کو ہم اردو کے ایسے اسمائے جمع کے بدل کے طور پر استعمال کرتے

www.AlahazratNetwork.org

ہیں جیسے گچھا، ریوڑ، گلہ، جھنڈ، گروہ، مجمع۔ اشیاء جن سے سیٹ بنتا ہے اس سیٹ کی ارکان (elements) کہلاتی ہیں۔ اکثر لفظ اجتماع (Collection) کو سیٹ کے ہم معنی استعمال کیا جاتا ہے خاص طور پر اس سیٹ کے لئے جس کا ہر رکن بذات خود ایک سیٹ ہو۔

سیٹ الف سیٹ ب کا تحتی سیٹ (Subset) کہلائے گا صرف اور صرف اس صورت میں جب کہ لا اگر سیٹ الف کا رکن ہو تو یہ لازم ہو کہ ہ سیٹ ب کا بھی رکن ہو گا۔

جب ہم کسی سیٹ کے تمام ارکان کو ایک معلوم عدد تک شمار کر سکیں تو وہ سیٹ متناہی (finite) ہو گا بصورت دیگر غیر متناہی (Infinite) ہو گا۔

غیر متناہی کے تصور کی وضاحت امام احمد رضا کے زیر نظر رسالہ میں کثرت سے کی گئی ہے۔ اس پر تفصیل سے روشنی ڈالنا ممکن نہیں۔ چند خصوصی صورتیں بیان کرنا کافی ہوگا۔

اگر ایک غیر متناہی سیٹ کے ارکان پر مثبت اعداد صحیح چسپاں کئے جا سکیں تو ایسے سیٹ کو قابل شمار (Countable) کہا جائے گا۔ یعنی قابل شمار سیٹ کے ارکان کے بارے میں یہ یقین کیا جا سکتا ہے کہ یہ پہلا رکن ہے، یا دوسرا، یا تیسرا وغیرہ وغیرہ اور یہ سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہ ہو۔

اگر کوئی سیٹ متناہی ہو یا قابل شمار غیر متناہی تو ایسے سیٹ کو زیادہ سے زیادہ قابل شمار (at most countable or denumerable) کہتے ہیں۔

اگر کوئی سیٹ قابل شمار نہ ہو تو اسے ناقابل شمار (uncountable) کہتے ہیں۔

۱ تا ۲۸۴ اعداد صحیح کا سیٹ متناہی ہے۔ تمام اعداد صحیح کا سیٹ تمام ناطق اعداد کا سیٹ قابل شمار ہیں یہ دونوں سیٹ غیر متناہی ہیں۔ صفر اور ایک کے درمیان واقع حقیقی اعداد کا سیٹ ناقابل شمار ہے۔

ہم لفظ قابل شمار ریاضی کی اصطلاح کے طور پر استعمال کریں گے۔ اس کے بارے میں یہ شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ قابل شمار سیٹ کم ارکان پر مشتمل ہے یا اس کے ارکان کی تعداد ایسی ہے جن کو بہ آسانی گنا جا سکے۔ قابل شمار ہمیشہ غیر متناہی ہو گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے **وان تعدوا نعمته الله لا تحصوها** ط اللہ تعالیٰ کی نعمتیں قابل شمار غیر متناہی ہیں۔ کوئی ایسا عدد نہیں کہ ان کی انتہاء کو بیان کر سکے۔

سلسلہ (Sequence) ایسا قابل شمار (ہمیشہ غیر متناہی) سیٹ ہوتا ہے جس کے ارکان پر

www.AlahazratNetwork.org

"پہلا" "دوسرا" "تیسرا" وغیرہ چسپاں کیا جا سکے۔ کسی سلسلہ کا تحتی سلسلہ بھی ایک سلسلہ ہوتا ہے جو اصل سلسلے کے کچھ ارکان کو خارج کرکے اور ترتیب برقرار رکھ کر حاصل کیا جاتا ہے۔

حقیقی اعداد کا کوئی سیٹ ب محدود (Bounded) صرف اور صرف اس صورت میں ہو گا جب کہ ایک ایسا حقیقی عدد موجود ہو کہ ب کے ہر رکن کی مطلق (absolute) قیمت اس عدد سے چھوٹی ہو یا اس کے برابر ہو۔ (مطلق قیمت سے مراد وہ قیمت ہے جو عدد کی علامت کو نظر انداز کرکے حاصل ہو۔ مثلاً منفی ۸ کی مطلق قیمت ۸ ہو) امام احمد رضا نے سلاسل کو اپنے دلائل میں استعمال کیا ہے۔ عدد کے سلسلے کی وضاحت حاشیہ میں اس طرح فرمائی :

"بلکہ میں کہتا ہوں یہی معلومات الٰہیہ سے غیر متناہی در غیر متناہی ہے چہ جائیکہ اس کے دوسرے معلومات اور میں نے لفظ سلاسل بہ صیغہ جمع کہنے سے اسی طرف اشارہ کیا اور یہ یوں کہ ۱۔۲۔۳ تا آخر غیر متناہی اور طاق اعداد ۱۔۳۔۵ تا آخر لیں تو بے نہایت اور جفت ۲۔۴۔۶ تا آخر لیں تو بے انتہا اور ایک سے چھوڑ کر لئے جائیں ۱۔۴۔۷۔۔۱۰ تا آخر تو بے نہایت یونہی دو سے ۲۔۵۔۸۔۱۱ تا آخر تو بے نہایت یا ایک سے تین تین چھوڑ کر ۵۔۹۔۱۳ تا آخر تو بے نہایت یا دو سے تین تین کے فصل سے ۲۔۶۔۱۰۔۱۴ تو بے نہایت اور اسی طرح بفصل اعداد غیر متناہیہ اور یونہی ہم عدد سے اسی جیسا ملا کر لیں ۱۔۲۔۴۔۸ الخ تو نا متناہی یا اسی جیسے دو عدد ملا کر ۱۔۳۔۹۔۲۷ الخ تو نا متناہی اور ایسے ہی اس جیسے تین ملا کر یا چار تا بے نہایت۔ اور اگر انتشار کر دیں اور کسی نظم خاص کی رعایت نہ کریں تو غیر متناہی در غیر متناہی۔ اور رعایت ترتیب نہ رکھیں تو بھی نا متناہی در نا متناہی اور اگر اموال (Squares) لیں ۱۔۴۔۹۔۱۶ الخ تو نا متناہی اور مکعبات (Cubes) ۱۔۸۔۲۷۔۶۴ الی آخرہ لیں تو نا متناہی اور اموال الاموال، اموال ا کعب یا کعب ا لکعب چڑھنے والی قوتوں میں سے تا بے نہایت لیں تو سب ہی نامتناہی اور ہر مذکورہ قوت متصاعدہ کے مقابل اترنے والی قوتوں کے سلسلے لیں جسے جذرا و جزء لکعب و جزء مال المال جس کی کوئی

www.AlahazratNetwork.org

نہایت نہیں اور کسرین جیب آدھا، تہائی، چوتھائی، تا بے نہایت تو سب کے سب غیر متناہی اور سارے یہ سلسلے نا متناہی در نا متناہی، اللہ سبحان و تعالیٰ کی معلومات میں داخل اور از ازل تا ابد پوری تفصیل کے ساتھ شامل اور یہ صرف ایک ہی نوع ہے اس کے غیر متناہی انواع معلومات میں۔"
(ایضاً، حاشیہ، ص ۱۸۳-۱۸۵)

یہاں امام احمد رضا نے سب سے پہلے قدرتی اعداد کے سلسلہ کا ذکر کیا اور اس سے مختلف حسابی سلاسل، ہندسی سلاسل، قوتوں کے سلاسل حاصل کئے۔ قدرتی اعداد کا سلسلہ قابل شمار (غیر متناہی) اور اس کا تمام تحتی سلاسل بھی قابل شمار (غیر متناہی) ہیں جیسا آپ نے بیان فرمایا جملہ اور اگر انتشار کر دیں اور کسی نظم کی رعایت نہ رکھیں" اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس طرح سلسلہ ختم ہو جاتا ہے لیکن سیٹ موجود رہتا ہے۔ جس کے ارکان میں دئے ہوئے خواص تو پائے جاتے ہیں لیکن خاص نظم کا ہونا ضروری نہیں۔ اعداد صحیحہ سے ہٹ کر آپ نے بتائے ہوئے سلاسل کے جذور، کسور وغیرہ سے حاصل ہونے والے سلاسل کا بھی ذکر فرمایا۔ مختلف عوامل سے حاصل ہونے والے سلاسل سب غیر متناہی ہیں۔ اس طرح ناطق اعداد اور حقیقی اعداد کا بھی ذکر ہو گیا۔

آپ کا ارشاد "اللہ تعالیٰ کے علم میں غیر متناہی کے سلسلے غیر متناہی بار ہیں" ریاضی کی زبان میں مزید واضح ہو جاتا ہے۔ اس کی تشریح اس طرح کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم کے اجتماع (Collection) غیر متناہی ہے اور اس کا ہر رکن غیر متناہی اجتماع ہے۔ یہ سلسلہ غیر متناہی بار جاریہ ہے۔

علم مخلوق کے محدود ہونے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں :

"کسی مخلوق کا علم آن واحد میں غیر متناہی بالفعل کو پوری تفصیل کے ساتھ کہ ہر فرد دوسرے سے بروجہ کامل ممتاز نہیں ہو محیط نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ امتیاز جب ہی ہو گا کہ ہر فرد کی جانب خصوصیت کے ساتھ لحاظ کیا جائے اور غیر متناہی لحاظ ایک آن میں نہیں حاصل ہو سکتے تو مخلوق کا علم اگرچہ کتنا ہی کثیر و بسیار ہو یہاں تک عرش و فرش میں روز اول سے روز آخر تک اور اس کے کروڑوں مثل سب کو محیط ہو جائے جب بھی نہ ہو گا مگر محدود بالفعل اس لئے کہ عرش و فرش دو کنارے گھیرنے والے ہیں اور

www.AlahazratNetwork.org

روز اول سے روز آخر تک یہ دوسری دو حدیں ہوئیں اور جو چیز دو گھیرنے والوں میں گھری ہو وہ نہ ہوگی، مگر متناہی"۔

(ایضاً ص۔۱۸۹۔۱۹۱)

محدود کا تصور جو یہاں پیش کیا گیا اس سے بالکل ہم آہنگ ہے جو ہم نے سیٹ کے حوالہ سے دیا تھا۔ محدود سیٹ جس کے ارکان کو شمار کیا جا سکے متناہی ہو گا۔ یہ کس طرح غیر متناہی بن سکتا ہے، اس باریک نکتہ کو اس طرح ظاہر کیا :

"ہاں علم مخلوق میں بایں ہمہ غیر متناہی ہونا ٹھیک ہو سکتا ہے کہ آئندہ کسی حد پر اس کی روک نہ کر دی جائے (ہمیشہ بڑھتا رہے) اور بایں معنی لامتناہی اللہ سبحان اللہ و تعالیٰ کے علم میں محال ہے اس واسطے کہ اس کے علم اور اس کی سب صفتیں تو پیدا ہونے سے برتر رہیں تو ثابت ہوا کہ غیر متناہی بالفعل ہونا اللہ تعالیٰ ہی کے علموں سے خاص ہے اور وہ عدم متناہی کہ بڑھنا کسی حد پر نہ رکے اس کے بندوں کے علم سے خاص ہے اور پہلا اس کے غیر کے لئے حاصل نہ ہو گا۔"

(ایضاً ص۔۱۹۱۔۱۹۳)

معرفت الٰہی کے لحاظ سے مخلوق میں جو نمایاں تخصیص ہے اس کی وضاحت اس طرح فرمائی :

"اللہ عزوجل کو جاننے والے انبیا اور اولیا اور صالحین اور مومنین ان میں جو باہم مراتب کا فرق ہے وہ اللہ تعالیٰ کو جاننے ہی میں فرق کی بنا پر ہے (جو جتنا زیادہ جانتا ہے اتنا ہی زیادہ اس کا مرتبہ ہے) تو ہمیشہ ابدالاباد تک انھیں علم پر علم بڑھتا رہے گا اور کبھی اس کے علم میں سے قادر نہ ہوں گے مگر قدر متناہی پر اور ہمیشہ معرفت الٰہی سے غیر متناہی باقی رہے گا تو ثابت ہوا کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو پوری تفصیل کے ساتھ کسی مخلوق کا محیط ہو جانا عقلاً اور شرعاً دونوں طرح محال ہے بلکہ اگر تمام اولین و آخرین سب کے علوم جمع کر لئے جائیں تو ان کے مجموعہ کو علوم الٰہیہ سے اصلاً کوئی کی نسبت نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ نسبت بھی نہیں ہو سکتی جو ایک بوند کے دس لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ کو دس لاکھ سمندروں سے اس واسطے کہ

www.AlahazratNetwork.org

بوند کا یہ حصہ بھی محدود ہے اور وہ دریائے ذخار بھی متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے ضرور کوئی نسبت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ ہم بوند کے اس حصہ کے برابر یکے بعد دیگرے ان سمندروں میں سے پانی لیتے جائیں تو ضرور ان سمندروں پر ایک دن وہ آئے گا کہ ختم و فنا ہو جائیں گے کہ آخر متناہی ہیں لیکن غیر متناہی میں سے کتنے ہی بڑے متناہی حصے کے امثال لیتے چلے جاؤ تو حاصل ہمیشہ متناہی ہی ہوگا اور اس میں ہمیشہ غیر متناہی باقی رہے گا تو کبھی کوئی نسبت حاصل نہیں ہو سکتی' یہ ہے ہمارا ایمان اللہ عزوجل پر۔"

(ایضا ص۔۱۹۳۔۱۹۷)

یہاں عقلی دلیل ریاضی کی زبان میں بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ غیر متناہی (قابل شمار) سیٹ کا تحتی سیٹ متناہی ہو سکتا ہے اور تحتی سیٹ کو اگر بڑے سیٹ سے منہا کر دیا جائے تو باقی غیر متناہی سیٹ ہی رہے گا۔ غیر متناہی سیٹ کی اس خوبی پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا کہ تحتی متناہی سیٹ کتنا بڑا ہے۔ امام احمد رضا نے اس کو بہت عمدہ مثال سے سمجھایا ہے۔ تمام اولین و آخرین کے علوم کا مجموعہ لاکھوں سمندروں کی ایک بوند کے دس لاکھ حصے کی مانند ہے لیکن پھر بھی اس کی اور لاکھوں سمندروں کے پانی کی ایک نسبت موجود ہے کیوں کہ دونوں متناہی ہیں لہٰذا اصول ریاضی سے یہ نسبت بھی متناہی۔ مخلوق کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی نسبت نہیں ہو سکتی کیوں کہ علم مخلوق متناہی اور اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے اور علم ریاضی میں اس نسبت کو کسی عدد سے ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ عقلی دلائل کے بارے میں حاشیہ میں آپ نے بہت نکتے کی نشاندہی فرمائی :

"رہا غیر متناہی کو محیط نہ ہونا تو مسئلہ عقلیہ ہے اس پر شریعت سے کوئی دلیل نہیں نہ ہر مسئلہ عقلیہ کا انکار کفر تاوقتیکہ اس میں انکار کسی امر دینی کا نہ ہو۔"

(ایضا حاشیہ)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام احمد رضا نے اپنے اس رسالے میں ریاضی کی زبان میں اللہ تعالیٰ کے علم کی شان میں عقلی دلائل بڑے موثر انداز میں پیش کئے۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا علم ایسے اجتماع کی مانند ہے جس کے ارکان کی تعداد غیر متناہی اور ہر رکن خود غیر متناہی سیٹ ہے۔ مخلوق کا علم محدود ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے کتنا بھی بڑھ جائے اللہ تعالیٰ کے علم پر محیط نہیں ہو سکتا۔

www.AlahazratNetwork.org